قارئین — بنام — مدیر

افکار و تاثرات

- قادیانی عوام سے انصاف کے نام پر اپیل / محمد حنیف ندیم
- آثار السنن پر علامہ انور شاہ کشمیری کے تعلیقات / مولانا محمد طاسین
- دس ضخیم جلدوں میں چھ ہزار صفحات پر مشتمل حج نامہ / معارف انڈیا
- رمضان کا مہینہ اور یاد مدینہ / سید نفیس الحسینی
- تفسیر عثمانی میں طباعت کی غلطی اور تصحیح / مولانا محمد عاشق الٰہی
- الحق کے مضامین اور قارئین کے تاثرات / احسان اللہ فاروقی مولانا اشرف علی

قادیانی عوام سے انصاف کے نام پر ایک اپیل

مرزا غلام قادیانی نے جب سے اسلام سے ارتداد کی راہ اپنائی، تب سے اس کے احتساب کا عمل بھی جاری ہو گیا۔ متحدہ ہندوستان کے تمام مکاتب فکر کے علماء، مشائخ، بزرگان و مفتیان نے مشترکہ و متفقہ طور پر قادیانیوں کے کفر و ارتداد کا فتویٰ دیا۔ عرب و عجم کے مفتیان و مشائخ نے بیک زبان عقیدۂ ختم نبوت سے انحراف کو کفر و ارتداد قرار دے کر چودہ سو سالہ اجماع پر مہر تصدیق ثبت کر دی۔ اس جد و جہد میں دیوبندی، بریلوی، شیعہ، اہل حدیث، حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی، قادری و چشتی، سہروردی نقشبندی کی تمیز نہ تھی، تمام حضرات کے اکابر مشائخ "قادیانیت" کے کفر پر متفق تھے۔

مرزا قادیانی نے اس پر بہت سر پیٹا مگر خود کردہ را علاج نیست۔ علماء نے اسے کافر نہیں بنایا۔ ارتداد و کفر کی راہ تو اس نے خود اختیار کی تھی۔ علماء نے اس کے کفر کو بتایا تھا۔ کافر بنانا اور چیز ہے، کافر بتانا اور چیز ہے۔ اس طرح بعض عرب و دیگر ممالک میں قادیانیوں کے خلاف قانونی اقدامات بھی ہوئے۔ مصر و شام میں ان کو خلاف قانون قرار دیا گیا۔ عرب امارات بالخصوص حجاز مقدس میں ان کے داخلہ پر پابندی لگا دی گئی۔ قادیانی گروہ اور اس کے گرو کے خلاف فتویٰ جات و مقدمات کی تفصیل کے لیے عالمی مجلس کے شعبہ نشر و اشاعت سے شائع کتاب "قادیانیت کے خلاف قلمی جہاد کی سرگزشت" کے متعلقہ ابواب دیکھے جا سکتے ہیں۔

قادیانی کفر کو منبر و محراب سے لے کر عدالتوں تک لتاڑا گیا۔ اسلامی ممالک کی عدالتوں نے قادیانیوں کے کفر پر عدالتی مہر ثبت کی۔

۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت نے قادیانیت کے بڑھتے ہوئے سیلاب کے سامنے بند باندھ دیا۔ قادیانی گروہ

نے پالیسی تبدیل کی۔ عوامی محاذ پر ان کا کفر آشکارا ہوا تو انہوں نے پاکستان کے سرکاری دفاتر میں موجود قادیانی افسران کے ذریعے حکومتی دوائر میں زہر گھولنا شروع کر دیا۔ مختلف سیاسی جماعتوں میں ففتھ کالم کا کردار ادا کرنے لگے۔

۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت میں پاکستان کی نیشنل اسمبلی نے متفقہ طور پر ان کو آئینی طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا۔

۱۹۸۴ء میں اس آئینی ترمیم کے تقاضوں کو جنرل محمد ضیاء الحق نے ایک آرڈیننس کے ذریعہ پورا کرتے ہوئے قانون سازی کی۔ جس کے نتیجہ میں قادیانیوں کے لیے اسلامی اصطلاحات کے استعمال پر پابندی لگ گئی اور حالات نے یہ رخ اختیار کیا کہ قادیانی جماعت کا بھگوڑا مرزا طاہر مجرمانہ فرار اختیار کر کے اپنے روحانی آباؤ اجداد کے پاس افرنگ کی ریزہ چینی پر مجبور ہوا۔ امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری ہوتے ہی قادیانی جماعت نے جماعتی حیثیت سے اسے وفاقی شرعی عدالت میں چیلنج کر دیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اس کیس کی پیروی کی حق تعالیٰ نے فضل کیا۔ پانچوں وفاقی شرعی عدالت کے جسٹس صاحبان نے متفقہ طور پر قادیانی اپیل کو مسترد کر دیا۔ تفصیلی فیصلہ آیا تو قادیانیت کا چہرہ لٹک گیا۔ قادیانیوں نے اس فیصلہ کو وفاقی شرعی عدالت کے اپیل بنچ سپریم کورٹ میں چیلنج کیا۔ وہاں سے بھی بدھو خیر سے گھر کو لوٹ کر آنے کے مصداق بن گئے۔ تو پھر پاکستان کے چاروں ہائی کورٹس میں امتناع قادیانیت آرڈیننس کے سلسلہ میں ملنے والی سزاؤں کے خلاف اپیلیں دائر کر دیں۔ ہائی کورٹس کے فیصلے قادیانیت کے کفر پر مہر لگا چکے تو قادیانیوں نے مختلف قسم کے آٹھ کیس سپریم کورٹ میں دائر کر دیئے۔ ۷/جولائی ۱۹۹۳ء کو سپریم کورٹ آف پاکستان نے بھی قادیانی کفر و ارتداد پر مہر لگا کر امت مسلمہ کے چودہ سو سالہ موقف کی تائید کر دی۔

۱۔ علماء کرام کے فتویٰ جات۔ ۲۔ رابطہ عالم اسلامی کی متفقہ قرارداد۔ ۳۔ بیسیوں عدالتوں کے فیصلے۔ ۴۔ آزاد کشمیر اسمبلی کی قرارداد۔ ۵۔ پاکستان نیشنل اسمبلی کی قرارداد۔ ۶۔ شام و مصر کی حکومتوں کے فیصلے۔ ۷۔ سعودی عرب و عرب امارات میں داخلہ بندی۔ ۸۔ ہائی کورٹوں کے فیصلے۔ ۹۔ اور اب سپریم کورٹ کے فیصلہ نے قادیانی موقف کو مسترد کر دیا ہے۔ منبر و محراب سے نیشنل اسمبلی تک۔ مقامی عدالتوں سے سپریم کورٹ تک پاکستان و ہندوستان سے لے کر افریقہ و امریکہ تک کے تمام مسلمان کسی بھی مکتب فکر سے تعلق رکھتے ہوئے قادیانیت کے کفر پر متفق ہیں۔ امت مسلمہ کے اس اجماع کے خلاف قادیانی قیادت طلب زر و حصول جاہ کے اندھے نشہ میں غرق ہے۔ اس نے اپنے عوام کو کہہ مکرنی، تاویلوں، شبہات، وساوس، دجل و تلبیس کے چکر میں ایسے جکڑ دیا ہے کہ وہ آنکھیں بند کر کے قادیانی قیادت کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر کفر و زندقہ کے گہرے دلدل میں دھنستے چلے جا رہے ہیں۔ دنیا میں انصاف نام کی کوئی چیز ہے تو اس کے نام پر قادیانی عوام سے اپیل ہے کہ اب بھی وقت ہے سوچیں کہ آخر قادیانی قیادت ان کو پوری امت مسلمہ سے کاٹ کر کدھر لے جا رہی ہے۔ اب بھی وقت ہے۔ باز آ، باز آ۔ ہر آنچہ کردی باز آ۔

(محمد حنیف ندیم)